مجموعہ

رسائل امام شاہ ولی اللہؒ

التفہیمات الٰہیہ، البدور البازغہ دراصل حضرت شاہ صاحبؒ کے واردات قلبی، مکاشفات روحانی، اسلامی احکام، معاشرتی مسائل، مصطلحات علوم اسلامی کا شاہکار نمونہ اور علوم الٰہیات کا نادر خزینہ ہیں۔

(جلد ہفتم)

(حصہ اول)

تحقیق و تعلیق

مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

مجموعہ

رسائل امام شاہ ولی اللہؒ

التفہیمات الٰہیہ، البدور البازغہ دراصل حضرت شاہ صاحبؒ کے واردات قلبی، مکاشفاتِ روحانی، اسلامی احکام، معاشرتی مسائل، مصطلحات علوم اسلامی کا شاہکار نمونہ اور علوم الٰہیات کا نادر خزینہ ہیں

(جلد ہفتم)

(حصہ اوّل)

تحقیق و تعلیق:

مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

نام کتاب : مجموعہ رسائل امام شاہ ولی اللہ جلد ہفتم
مرتبہ : مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی
قیمت : 300
سن اشاعت : دسمبر ۲۰۱۵ء
تعداد : 500
کمپوزنگ : ریاض احمد
آئی ایس بی این : 978-93-84153-04-5
ناشر : شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، مسجد کاکا نگر،
نزد (این، ڈی، ایم، سی پرائمری اسکول) کاکا نگر نئی دہلی۔۱۱۰۰۰۳

بہ تعاون قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

Title : Majmua Rasail-e-Imam Shah Waliullah-VII
Editing : Maulana Mufti Ataur Rahman Qasmi
First Edition : December 2015
Price : Rs.300/-
ISBN : 978-93-84153-04-5
Composing : Riyaz Ahmed

Published by

Shah Waliullah Institute
Masjid Kaka Nagar, Near (N. D. M. C.
Primary School) Kaka Nagar, New Delhi-110 003
Ph. : 011-26953430, Mob.9811740661
website : www.shahwaliullah.com
Email : shahwaliullah_institute@yahoo.in

میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاؤ۔ ماشاء اللّٰہ لا حول ولا قوۃ إلا باللّٰہ توکلت علیه وفوضت امری إلی اللّٰہ سبحانه وبحمدہ "اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، میرے اندر تو نہ ہمت ہے نہ قوت مگر سب کچھ صرف اللہ کے فضل وکرم سے ہے۔ میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اس کی ذات پاک ہے اور حمد اسی کے لیے ہے۔"

۱۳۹۔ تفہیم:

اسم رحمٰن کی طرف پہنچنا جو کہ اصل تجلیات ہے اور ان کے لیے تمام تجلیات منکشف ہوئیں

جان لو کہ زبانیں گنگ ہوگئیں، لغتیں فوت ہوگئیں، اشارے ختم ہوگئے۔ آج میں نے بیان کو کمال تک پہنچا دیا اور اس سلسلہ میں ایک کے بعد ایک تجلی، ایک کے بعد ایک راز اور ایک کے بعد ایک میدان عبور کرتا گیا، حتیٰ کہ اسم رحمٰن تک پہنچ گیا جو تجلیات کی اصل ہے۔ اور ان کے معاملہ کا سرمایہ ہے تو اس کے ذریعہ میں جہاں تک پہنچ سکتا تھا پہنچ گیا۔ پھر وہ میرے معدن میں اتر گیا تو میں نے ہر وہ مقام، علم اور کمال دیکھا جو نوع انسانی کے اول افراد کو حاصل ہوا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ یہ آدم ہے، بلکہ آدموں میں پہلے آدم سے اس آخری شخص تک جو زمانہ کے ختم ہونے اور افلاک کے ہموار ہوجانے کے وقت پایا جائے۔ خواہ اس کو اس دنیا میں حاصل ہو یا قبر میں یا حساب میں یا جنت میں، میں نے ان سب کا احاطہ اس طرح کرلیا کہ کوئی امر باقی نہیں رہا۔

اور شائد کہ کہنے والا کہے کہ یہ کیسے ممکن ہے اور اس کی صورت کیا ہے؟ تو میں کہتا ہوں کیا اللہ سبحانہ نے ہر فعلیت کا اس طرح احاطہ نہیں کیا کہ نہ کسی چھوٹی چیز کو چھوڑا نہ بڑی کو مگر اپنی خالص وحدت میں سب کا احاطہ کرلیا۔ چنانچہ تمام کمالات اور فعلیات کا سرمایہ اس کے لیے ایک ہوگئے۔ اس طرح یہ تجلی ہے۔ اس نے ہر تجلی، ہر مقام اور ہر علم کا احاطہ کرلیا۔

یہ تجلی علم کی طرح عین تجلیات ہے۔ تجلیات کی تفصیلات کے ساتھ علم حضوری کی حیثیت سے جو ہمارے نزدیک علم ہے اور علم حصولی جہل ہے جو اس کا نام علم رکھتا ہے وہ جہل کو علم سمجھتا ہے اور میں نے اس تجلی کو اس طرح گلے سے لگالیا کہ اس کا ہر جزء میرے ہر جزء میں داخل ہوگیا یا یوں کہوں کہ میں نے اس کو نگل لیا حتیٰ کہ وہ اس طرح چلا جیسے پانی نالیوں میں